انٹرنیشنل کنونشن
ان دی ایلیمینیشن آف آل فارمز
آف ریشل ڈس کریمینیشن
(International Convention on the Elimination of All Forms of Racial Discrimination)

جنرل ، 3 اکتوبر 2016

کمیٹی برائے نسلی امتیاز کا خاتمہ

پاکستان کی 21 تا 23 پیریاڈک رپورٹ کا اختتامی جائزہ

1) کمیٹی نے پاکستان کی جانب سے پیش کردہ 21 تا 23 پیریاڈک رپورٹس کا جائزہ اپنے دو ہزار چار سو سترھویں اور دو ہزار چار سو اٹھترویں اجلاس میں کیا جو کہ بالترتیب 16 اور 17 اگست کو منعقد ہوئے۔ یہ پیریاڈک رپورٹس ایک ہی دستاویز میں پیش کی گئیں۔

(الف) تعارف

2) کمیٹی ریاست کی جانب سے پیش کردہ 21 تا 23 پیریاڈک رپورٹس کا خیر مقدم کرتی ہے جس میں کمیٹی کی جانب سے گذشتہ اختتامی جائزہ میں اٹھائے جانے والے تحفظات کے جوابات موجود ہیں۔ کمیٹی ریاستی پارٹی کے اعلیٰ سطح کے وفد کے ساتھ واضح اور تعمیری بات چیت کا بھی خیر مقدم کرتی ہے۔

(ب) مثبت پہلو:

3) کمیٹی ریاستی پارٹی کی جانب سے درج ذیل قانونی، پالیسی اور ادارہ جاتی اقدامات کو اپنانے یا ان کے قیام کے لئے کی گئی کاوشوں کا خیر مقدم کرتی ہے۔

الف) قومی ایکشن پلان برائے انسانی حقوق، 2016ء۔
ب) سندھ ہندو میرج ایکٹ، 2016ء۔
ج) قومی کمیشن برائے انسانی حقوق ایکٹ، 2012ء اور 2015ء میں ہیومن رائٹ کمیشن آف پاکستان پر عمل درآمد۔
د) گھریلو تشدد (بچاؤ اور حفاظت) ایکٹ، 2012ء۔
س) ایسڈ کنٹرول اور ایسڈ کرائمز کی روک تھام کا ایکٹ، 2011 (کریمینل لاء ایکٹ (دوسری ترمیم)
ر) حقوق نسواں کے منافی سرگرمیوں کی روک تھام کا ایکٹ، 2011 (کریمینل لاء ایکٹ (تیسری ترمیم)

* کمیٹی نے اپنے اجلاس 19 (2 تا 21 اگست 2016) میں اسے منظور کیا۔

و) وفاقی اور صوبائی اسمبلی میں اقلیتوں اور خواتین کے لئے مختص کوٹہ۔

4) کمیٹی درج ذیل بین الاقوامی انسانی حقوق کے معیار کی توثیق کے لئے ریاستی پارٹی کو خراج تحسین پیش کرتی ہے:

(الف) معذور افراد کے حقوق کا کنونشن' 2011;

(ب) بچوں کے حقوق کے کنونشن کو خاص اہمیت دینا' جو بچوں کی خرید و فروخت' عصمت فروشی اور فحش نگاری سے متعلق ہوں;

(ج) بین الاقوامی کنونشن برائے سول اور سیاسی حقوق' 2010;

(د) ایذا رسانی اور دیگر ظالمانہ اور غیر انسانی یا تذلیلی برتاؤ یا سزا کے خلاف منعقدہ کنونشن' 2010;

ج) تحفظات اور سفارشات

5) کمیٹی ڈومیسٹک لیگل آرڈر کے اطلاق کے حوالے سے متعلقہ معلومات کی عدم فراہمی پر افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ کمیٹی اس خدشہ کا اعادہ کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی کے قوانین' جس میں آئین اور عدالت عظمیٰ کا دائرہ اختیار شامل ہے وہ ریاستی پارٹی کے تمام علاقوں پر لاگو نہیں ہوتے بالخصوص وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات (ملاحظہ کیجئے CERD/C/PAK/CO/20, Para 9)۔ نتیجاً وفاقی' صوبائی اور علاقائی سطح پر ہر جگہ کنونشن کا اطلاق/لاگو نہیں ہوتا ہے (آرٹیکل 2)

6) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اپنے آئین اور قوانین کی پاسداری کو یقینی بنانے کے لئے تمام ضروری اقدامات کرے بالخصوص وہ قوانین جو کنونشن کے اطلاق اور دیگر بین الاقوامی انسانی حقوق کے معیار سے متعلق ہوں اور جس میں ریاست ایک پارٹی ہے اور اسی طرح عدالتوں کے دائرہ کار کا اطلاق تمام علاقہ جات بالخصوص وفاق اور صوبہ کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات پر ہو۔ اس بات کی بھی سفارش کی جاتی ہے کہ ریاستی پارٹی اپنے قومی قانون سازی میں ان تمام معاہدوں کو منسوخ کرے گی جو اس کنونشن کے اطلاق میں رکاوٹ ہیں۔ اس بات کی بھی سفارش کی جاتی ہے کہ ریاستی پارٹی ججز' پراسیکیوٹرز اور وکلاء کی کنونشن کے متعلق آگہی اور اس کے اطلاق کے بارے میں اپنی کاوشوں کو بہتر بنائے۔

نسلی امتیاز کی تعریف

کمیٹی کو تشویش ہے کہ ریاست کے آئین اور قوانین میں نسلی امتیاز کی تعریف اس کنونشن کے آرٹیکل 1 اور 2 کے مطابق موجود نہیں ہے۔ اس امر کا بھی خدشہ ہے کہ نسلی امتیاز کے بارے میں فہم اور وضاحت کی کمی کے باعث (CERD/C/PAK/21-23, para. 23) ریاستی پارٹی کے دائرہ کار میں نسلی امتیاز کو فراموش نہ کیا جائے (آرٹیکل 1-2-4)

8) ریاستی پارٹی کی توجہ کنونشن کے آرٹیکل 1 (1) عمومی سفارش 14 کی جانب مبذول کراتے ہوئے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی نسلی امتیاز کی تعریف کو خانگی قوانین سازی میں شامل کرنے کے لئے تمام تر ضروری اقدامات بروئے کار لائے' جو کنونشن کے آرٹیکل 1 اور 2 سے مطابقت رکھتے ہوں۔ اس امر کی بھی سفارش کی جاتی ہے کہ ریاستی پارٹی کی جانب سے سرکاری اہلکاروں اور عوام الناس میں نسلی امتیاز اور اس میں متعلقہ تمام باتوں کا شعور بہتر طور پر اُجاگر کیا جائے۔

قانونی فریم ورک

9) کنونشن کے آرٹیکل 1 اور 4 کے مطابق خصوصی قانون سازی کی عدم موجودگی کے بارے میں کمیٹی کو تشویش ہے جو انفرادی نسلی امتیاز سے متعلق ہے جس میں نسلی تعصب کی بنیاد پر تشکیل شدہ تمام تنظیمیں غیر قانونی اور ممنوع قرار دی گئی ہیں۔اور جس میں نسلی امتیاز کے حوالے سے ایسے تمام مواد کی ترسیل اور پرچار کو جرم قرار دیا گیا ہے جس کی بنیاد برتری' نفرت اور بھڑکاؤ پر قائم ہو۔اور جس میں ذات' رنگ' آباواجداد' نسلی یا قومی حوالہ سے کسی فرد یا افراد کے خلاف جذبات کا بھڑکاؤ یا تشدد موجود ہو۔کمیٹی اس تشویش کا اعادہ کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی نے ابھی تک امتیاز کے خلاف کسی جامع قانون سازی کو اختیار نہیں کیا ہے۔(CERD/C/PAK/CO/20) پیرا 11' آرٹیکل 4

10) نسل پرستی پر مبنی نفرت انگیز تقاریر سے نمٹنے کے سلسلہ میں کنونشن کے آرٹیکل 4 اور 35 (2015) سے متعلق اپنی عمومی سفارشات نمبر 7 (1985) اور نمبر 15 (1993) کی یاد دہانی کراتے ہوئے کمیٹی کی جانب سے یہ تجویز پیش کی جاتی ہے کہ ریاستی پارٹی کنونشن کے آرٹیکل 4 سے مطابقت رکھتے ہوئے نسلی امتیازی سلوک کے بارے میں ایک جامع قانون سازی کرے۔

شعبہ جاتی اعداد وشمار

11) کمیٹی کو افسوس ہے کہ قومی مردم شماری میں تاخیر ہوئی اور اس کے نتیجہ میں آبادی کی نسلی تشکیل کے بارے میں تازہ ترین اعداد وشمار موجود نہیں ہیں اور اس کے بارے میں کمیٹی اپنی تشویش کا ایک بار پھر اظہار کرتی ہے (ملاحظہ کیجئے CERD/C/PAK/CO/20 para 8)(آرٹیکل 1)

12) کمیٹی ریاست پر زور دیتی ہے کہ قومی مردم شماری کے انعقاد کو جلد از جلد ممکن بنائے۔کمیٹی کی جانب سے یہ تجویز پیش کی جاتی ہے کہ ریاستی پارٹی کمیٹی کو آبادی کی نسلی تشکیل اور مختلف گروہوں کی سماجی واقتصادی صورتحال سے متعلق شعبہ جاتی اعداد وشمار فراہم کرے۔تاکہ کمیٹی ان گروہوں کی معاشی اور معاشرتی صورتحال اور کنونشن میں درج شدہ انسانی حقوق کے تحفظ کی سطح کا جائزہ لے سکے۔متعلقہ افراد کی ذاتی شناخت پر مبنی اس طرح کے اعداد وشمار کا ذخیرہ کمیٹی کی عمومی تجویز کردہ تشریح اور اطلاق کے مطابق کیا جانا چاہیے (ملاحظہ کیجئے عمومی سفارش نمبر 8 (1990) آرٹیکل (1) اور (4) کنونشن اور اس کی نظر ثانی شدہ راہنما خطوط (CERD/C/2007/1) پیراگراف 10 تا 12

انسانی حقوق کے قومی ادارے

13) 2015ء میں قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کے قیام کا خیر مقدم کرتے ہیں۔کمیٹی کو کمیشن اور اس کے محدود تفویض کردہ اختیارات کے لئے مختص مالی اور انسانی وسائل کی ناکافی سطح کے حوالہ سے تشویش ہے۔اس تشویش میں مبینہ طور پر کئے جانے والے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے معاملات کی تحقیقات سے متعلق ریاستی ایجنسیاں بھی شامل ہیں۔یہ کمیشن کی حیثیت' مینڈیٹ' افعال واختیارات اور اس میں شامل اداروں کی ممکنہ کارکردگی کے ابہام (آرٹیکل 2) کے بارے میں بالخصوص تشویش بھی شامل ہے۔

14) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی انسانی حقوق کے فروغ اور تحفظ کے لئے قومی اداروں کی حیثیت سے متعلقہ اصولوں کی تعمیل میں انسانی حقوق کمیشن پاکستان کی آزادی اور موثر کردار کو مستحکم کرنے کے لئے تمام تر ضروری اقدامات کرے۔ (The Paris Principles) (پیرس اُصول) اس میں کمیشن کے لئے خاطر خواہ وسائل مختص کرنا' اس کے اختیارات اور دائرہ کار کو مستحکم کرنا شامل ہے تاکہ کسی بھی سرکاری عہدیداروں کے ذریعے کئے گئے نسلی امتیاز سمیت انسانی حقوق کی پامالیوں کے تمام معاملات کی تحقیقات کی جاسکیں۔کمیٹی ریاستی پارٹی کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وہ عالمی انسانی اتحاد برائے انسانی حقوق کے اداروں سے ہیومن رائٹس کمیشن پاکستان کی حیثیت کی منظوری کروائے۔

نسل پرستی پر مبنی نفرت انگیز تقاریر اور نفرت پر مبنی جرائم

15) کمیٹی ریاستی پارٹی کی جانب سے نسل پرستی پر مبنی نفرت انگیز تقاریر اور نفرت پر مبنی جرائم سے نمٹنے کے لئے کی جانے والی کاوشوں جن میں اس قسم کے جرائم میں متعدد گرفتاریاں بھی شامل ہیں کو نوٹ کرتی ہے تاہم یہ امر گہری تشویش کا حامل ہے کہ نفرت پر مبنی جرائم میں بتدریج اضافہ ہوا ہے مثلاً ہراسگی، پر تشدد ہجوم اور لوگوں کی ہلاکت جن کا تعلق نسلی اور مذہبی اقلیتوں سے ہے جن میں خاص طور پر ہزارہ قوم، عیسائی دلیت، ہندو دلیت اور احمدیت سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہیں اور اس سلسلہ میں تفتیش اور استغاثہ کی عدم موجودگی۔ عوامی عہدیداروں اور سیاسی جماعتوں کی جانب سے میڈیا میں سوشل نیٹ ورکس اور مذہبی اجتماعات میں نسلی اور مذہبی اقلیتوں اور پناہ گیزنوں کو نشانہ بنا کر نسل پرستانہ نفرت انگیز تقاریر میں اضافہ کی خبروں پر کمیٹی کو تشویش ہے (آرٹیکل 2، 4، 6)

16) ریاستی پارٹی کی توجہ اس کی عمومی سفارش نمبر 35 (2015) کی جانب مبذول کراتے ہوئے نسل پرستانہ نفرت انگیز تقاریر سے نمٹنے کے لئے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) نسل پرستانہ جرائم کی رپورٹنگ بڑھانے کے لئے موثر اقدامات کا اجراء کرے، جس میں پولیس اور پراسیکیوٹرز پر متاثرہ افراد کے اعتماد کو تقویت پہنچانا بھی شامل ہے۔

(ب) نسل پرستانہ، نفرت انگیز تقاریر اور نفرت انگیز جرائم کے سلسلہ میں درج شدہ تمام رپورٹس کے واقعات کی تحقیقات اور جرائم کی نوعیت کے لحاظ سے سزا اور متاثرین کو مؤثر مدد فراہم کرنا۔

(ج) نسل پرستانہ نفرت انگیز تقاریر سے نمٹنے کے لئے جامع اقدامات بشمول انسانی حقوق کی تعلیم عام کرنا اور ذہنی بیداری کی مہمات جیسے اقدامات کریں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ عوامی عہدیداران ایسی تقاریر سے باز رہیں اور اس کی مذمت کریں۔

مدارس

17) کمیٹی ریاستی پارٹی کی جانب سے متعدد مدارس کو بند کرنے اور اُن کے نصاب کے تعین کرنے کے اقدامات کو نوٹ کرتی ہے تاہم کمیٹی کو یہ تشویش ہے کہ کچھ سکولوں کے نصاب اور درسی کتب میں ایسا مواد موجود ہے جس میں مذہبی اور نسلی اقلیتوں کے خلاف نفرت ابھارنے کی صلاحیت ہے۔ کمیٹی کو خاص طور پر ان رپورٹوں کے حوالے سے بہت تشویش ہے کہ حکومتی نظر ثانی کے بغیر مدارس کو اپنا نصاب تیار کرنے میں اختیار حاصل ہے۔ اور یہ کہ بعض مدارس میں نصاب میں ایسا مواد شامل ہے۔ جس سے نفرت کو فروغ ملتا ہے اور اسطرح یہ فوجی بھرتی اور تربیت کے حوالے سے ایک پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

18) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

(الف) ہر سطح پر سکولوں کے نصاب اور درسی کتب کی نگرانی، جن میں مدارس بھی شامل ہیں، یہ امر یقینی بنانا ہے کہ وہ مختلف نسلی اور مذہبی گروہوں کے مابین تفہیم، رواداری اور دوستی کو فروغ دیں۔

(ب) مدارس کی اصلاح کے لئے اپنی کاوشوں کو جاری اور تیز تر کریں۔

اقلیتوں پر تشدد اور علیحدگی

19) کمیٹی کو اقلیتوں خصوصاً احمدیوں، ہزارہ قوم اور محروم طبقہ (Dalits) اور ان کو ملازمت، حفظان صحت، تعلیم اور دیگر بنیادی سہولیات میں منصفانہ رسائی کے بغیر الگ تھلگ حیثیت دینے پر کمیٹی کو تشویش لاحق ہے۔ جو ان کے خلاف تشدد ابھارنے کا موجب بن جاتی ہے۔

20) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی احمدیوں، ہزارہ قوم (**Dalits**) اور دیگر اقلیتی گروہوں کے خلاف تشدد کے خاتمہ کے لئے بھرپور کوشش کرے۔ اور ان برادریوں کے ارکان کی علیحدگی سے نمٹنے کے لئے موثر اقدامات کا اجراء کرے اور اس میں یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ ریاستی پارٹی اس امر کو یقینی بنائے کہ وہ لوگ جو مخصوص الگ تھلگ علاقوں میں رہتے ہیں۔ کنونشن کے آرٹیکل **5** میں درج شدہ حقوق، خصوصاً روزگار، صحت کی دیکھ بھال، تعلیم اور دیگر بنیادی سہولیات سے مستفید ہو سکیں۔

توہین رسالت کے قوانین

21) کمیٹی توہین رسالت کے قوانین کے غلط استعمال کی روک تھام کے لئے ریاستی پارٹی کی کاوشوں کو قدر سے دیکھتی ہے تاہم اس کی تشویش قوانین میں فراہم کردہ مذاہب کے خلاف جرائم کی وسیع تر اور مبہم تعریف سے متعلقہ ہے جس میں تعزیرات پاکستان 1860ء کی دفعات 295 ‘295-A ‘295-B ‘295-C ‘298-A ‘298-B اور 298-C شامل ہیں۔اور جس کی رو سے نسلی اور مذہبی اقلیتوں سے متعلقہ افراد کو نا مناسب سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے توہین رسالت سے متعلق درج شدہ اُن بہت سی رپورٹوں پر کمیٹی تشویش کا اظہار کرتی ہے جس کی بنیاد جھوٹے الزامات‘ تفتیش اور استغاثہ کی عدم موجودگی ہے اور اسی طرح توہین رسالت کے مقدمات کی سماعت کرنے والے جج صاحبان اور توہین رسالت کے ملزمان کو ڈرانے‘ موت کی دھمکیاں اور موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔(آرٹیکل 5 اور 6)

22) کمیٹی تجویز پیش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی توہین رسالت سے متعلقہ اُن قوانین کو منسوخ کرنے پر غور کرے جو آئین کی رو سے اظہار رائے اور مذہب کی آزادی کے خلاف ہیں اور یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ ریاستی پارٹی جھوٹے الزامات لگانے والوں کو قانونی چارہ جوئی‘ سزا دینے اور جھوٹے الزامات کے شکار افراد کا موثر بندوبست کرنے کے لئے ضروری اقدامات اٹھائے۔کمیٹی ریاستی پارٹی سے پرزور درخواست کرتی ہے کہ ان جج صاحبان کی حفاظت کے لئے ہر ممکنہ اقدام کرے جو توہین رسالت کے مقدامات کی سماعت کرتے ہیں‘ بشمول توہین رسالت کے ملزمان کے۔

انصاف تک رسائی

23) کمیٹی نیشنل ایکشن پلان برائے انسانی حقوق 2016 کے تحت فراہم کردہ مفت قانونی امدادی پروگرام اور اس کے لئے مختص شدہ فنڈ کا خیر مقدم کرتی ہے بہر حال یہ تشویش اپنی جگہ پر موجود ہے کہ نسلی اور مذہبی اقلیتوں‘ پناہ گزینوں اور محروم طبقات (دلت) سے متعلقہ افراد کو انصاف تک محدود رسائی حاصل ہے‘ جس کی وجہ بھاری فیس اور مفت قانونی معاونت کے تحت پروگرام کے اطلاق کے طریقہ کار میں ابہام کی موجودگی ہے (آرٹیکل 5 اور 6)

24) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی ایک مناسب اور مؤثر معیار اور طریقہ کار قائم کر کے مفت قانونی معاونت کے پروگرام کا اطلاق کرے اور اس پروگرام کے متعلق معلومات عوام الناس کو وسیع پیمانے پر مہیا کی جائیں بطور خاص اُن لوگوں کے لئے جنہیں اس قانونی معاونت کی اشد ضرورت ہے۔

اقلیتی خواتین کے خلاف تشدد

25) خواتین کے خلاف تشدد سے نمٹنے کے لئے ریاستی پارٹی کی کاوشوں سے انکار نہیں مگر کمیٹی کو اس کے استحکام پر بالخصوص نسلی اور مذہبی پس منظر کی حامل خواتین کے حوالہ سے تشویش لاحق ہے کمیٹی کو خاص طور پر تشویش ہے کہ فوجداری قانون (ترمیمی) ایکٹ 2004ء کی شقوں کے باوجود جو غیرت کے نام پر ہونے والے واقعات کو جرم قرار دیتے ہیں اور اسی طرح فوجداری قوانین (ترمیمی) بل 2015ء کو اپنانے کے باوجود‘ غیرت کے نام پر قتل ملک بھر میں اب بھی ہوتا ہے کیونکہ 2004ء کے ایکٹ کے تحت رکھی گئی سزائیں زیادہ مؤثر نہیں ہیں۔اور یہ کہ قصاص اور دیت کا آرڈیننس کا اطلاق اس طرح کے واقعات میں اب بھی جاری ہے‘ جس کا نتیجہ مجرموں کی معافی کی صورت میں سامنے آتا ہے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی اور سزا نہیں ہوتی۔(آرٹیکل 2 ‘5 اور 6)

26) کمیٹی ریاستی پارٹی سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ خواتین کے خلاف تشدد کی کاوشوں کو مزید بہتر بنائے جس میں عصمت دری‘ تیزاب گردی اور غیرت کے نام پر خواتین کا قتل شامل ہے۔اور اس کے لئے موجودہ قانون سازی کے ڈھانچہ کو مزید مستحکم کرنا ہوگا موجودہ قوانین کے نفاذ کو مزید تقویت فراہم کرنا ہوگی اور ان واقعات کے خلاف لوگوں میں شعور اجاگر کرنے کے لئے مہم چلانا ہوگی۔ یہ تجویز دی جاتی ہے کہ ریاستی پارٹی عورتوں کے خلاف تشدد کے واقعات کی رپورٹنگ کی حوصلہ افزائی کرے جن واقعات کی رپورٹوں کا اندراج موجود ہے‘ اُن کی فوری اور مکمل تحقیقات کی جائے۔تفتیش اور مجرموں کو سزا اور جرمانہ کیا جائے اور متاثرین کو مؤثر مدد فراہم کی جائے۔

جبری مشقت /غلامانہ مزدوری

27) کمیٹی کو تشویش ہے کہ جبری مشقت کے نظام کے خاتمے کا قانون مجریہ 1992ء کے نافذ کرنے کے باوجود ریاستی پارٹی (ممبر ریاست) میں جبری مشقت کی سرگرمیوں کا عمل خصوصاً اینٹ کی بھٹیوں، کپڑے کی صنعت اور محروم طبقہ (دلتوں) میں برقرار ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس قانون پر مؤثر عمل درآمد نہیں ہوا ہے جس کی وجہ قرض کی پابندیوں کے تحت جبری مشقت کرنے والے افراد، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور عدالتی عہدیداروں میں اس قانون سے متعلق آگاہی کی کمی ہے۔ (آرٹیکل 1 اور 5)

28) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی (رکن ملک / ممبر ریاست) اس قانون کے نافذ کے لئے تمام ضروری اقدامات کرے اور اس بات پر زور دیتی ہے کہ وہ قانون میں دیئے گئے معلومات اور اس میں خاص طور پر متاثرہ افراد اور طبقات کے ساتھ ساتھ سرکاری عہدیداروں کے حوالے سے تجویز کردہ حل کو عام کیا جائے۔ کمیٹی یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی کام کی جگہوں پر مزدوروں کے معائنے کو جہاں جبری مشقت اور قرض کے پابند مزدوری کا خدشہ زیادہ ہو خصوصاً غیر رسمی مشقت کے شعبہ جات کو تیز کرے اور مزدوروں کے ساتھ امتیازی سلوک اور مزدور استحصال کے معاملات کی چھان بین کرے۔

اقلیتوں کی شناخت اور عوامی اُمور میں اُن کے شرکت کا حق:

29) کمیٹی کو اقلیتوں خصوصی طور پر مذہبی اقلیتوں کے مستقل طور پر تنگ نظر تصور کی تشریح پر تشویش ہے ایسی قانون سازی کے فریم ورک کی عدم موجودگی پر بھی تشویش ہے جو تمام اقلیتی گروہوں خصوصاً نسلی اقلیتی گروہوں اور اُن گروہوں کو جو مختلف بنیادوں پر اقلیت قرار دیئے جاتے ہیں کو آرٹیکل 1 کے مطابق شناخت اور تحفظ فراہم کرتا ہے۔ (ملاحظہ کیجئے سی ای آر ڈی/سی/پاک/سی او/20 پیرا نمبر 10) مزید براں، ریاستی پارٹی کے اچھے ارادوں اور کوشش کو سراہتے ہوئے کمیٹی کو اس بات پر تشویش ہے کہ اقلیتوں کی محدود شناخت کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کے مختلف گروہوں کی حالت سے متعلق معلومات کی عدم موجودگی اقلیتوں کے ساتھ افراد کو درپیش مسائل (چیلنجوں) کے حل کے لئے اٹھائے گئے اقدامات جن میں کوٹہ سسٹم کی موجودگی جو اِن گروہوں کو سیاسی دائرے اور ملازمتوں میں مساوی نمائندگی فراہم کرتی ہے کہ اثر کو کم کرتی ہے / زائل کرتی ہے۔ کمیٹی کو زبردستی اسلام قبول کرنے اور جبری شادی کے مقصد سے محروم طبقہ کے خواتین اور لڑکیوں کے اغواء کی مسلسل رپورٹس پر گہری تشویش ہے۔ کمیٹی کو ریاستی پارٹی میں محروم طبقہ کی صورتحال سے متعلق مفصل معلومات اور اعداد و شمار کی کمی پر افسوس ہے۔ (آرٹیکل 2،1 اور 5)

30) کمیٹی اپنی سفارش کا اعادہ کرتی ہے کہ کنونشن کے آرٹیکل 1 (1) میں شامل امتیازی سلوک کی تمام بنیادوں اور اُن کی باہمی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ریاستی پارٹی اقلیتوں کے بارے میں اپنی فہم اور آئینی تعریف کو وسیع کرے۔ کمیٹی یہ بھی تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اقلیتوں سے متعلق معلومات اکٹھا کرے جن میں متعلقہ شماریاتی اعداد و شمار شامل ہوں اور ان معلومات کی بنیاد پر مؤثر اقدامات تیار کرے تاکہ اقلیتی گروہوں سے تعلق رکھنے والے افراد کنونشن کے آرٹیکل۔ شق نمبر 5) میں درج حقوق سے بلا امتیاز لطف اندوز ہوں۔

محروم طبقہ (Dalit)

31) کمیٹی ریاستی پارٹی کے اس بیان کو نوٹ کرتی ہے کہ وہ کسی خاص ذات کی رکنیت کی بناء پر افراد کے مابین کسی بھی طرح کے امتیاز کو تسلیم نہیں کرتی۔ تاہم اسے طے شدہ ذاتوں (دلتوں) کے حقیقی وجود اور ان کے خلاف جاری امتیازی سلوک خصوصاً روزگار اور تعلیم کے حوالے سے تشویش ہے۔

32) کنونشن (متعلقہ) کے آرٹیکل 1 (1) پر اپنی عام سفارش نمبر 29 (2002) کا ذکر ہوئے یہ کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی خاص طور پر ملازمت اور تعلیم تک رسائی میں دلتوں کے ساتھ امتیازی سلوک کے خاتمے کے لئے ضروری اقدامات اٹھائے۔ یہ ریاستی پارٹی سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ عیسائی اور ہندو دلت خواتین کی زبردستی مذہب کی تبدیلی اور جبری شادی کے خاتمے کے لئے فوری اقدامات کرے اور اغواء کاروں کے خلاف قانونی کارروائی اور جرم کی نوعیت کے مطابق جرمانے کی سزا دی

جائے یہ ریاستی پارٹی سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ملک میں محروم طبقہ (Dalit) کی صورت حال سے متعلق معلومات بشمول شماریاتی اعداد وشمار کو اپنی اگلی پیریاڈک رپورٹ میں شامل کرے۔

مشرقی افریقہ میں شیڈی قبیلہ

33) کمیٹی کو مشرقی افریقہ کے شیڈی نسل کے افراد کی صورتحال کے بارے میں معلومات کی عدم دستیابی پر افسوس ہے جنہیں مبینہ طور پر ثقافتی سرگرمیوں بشمول سالانہ شیڈی میلہ جو صدیوں سے کراچی میں منعقد کیا جاتا ہے میں شرکت پر امتیازی سلوک اور پابندیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

34) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی شیڈی افراد اور برادری دونوں کو ثقافتی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے حق سے لطف اندوز ہونے اور اپنے تاریخی ثقافتی میلے کو دوبارہ بحال کرنے کو یقینی بنانے کیلئے ضروری اقدامات کرے۔ کمیٹی ریاستی پارٹی سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی اگلی پیریاڈک رپورٹ میں شیڈی کی صورتحال سے متعلق متعلقہ شماریاتی اعداد وشمار سمیت معلومات فراہم کرے۔

خانہ بدوش

35) کمیٹی متعلقہ رپورٹ کے ساتھ نوٹ کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی میں خانہ بدوشوں کی اکثریت کو کنونشن کے آرٹیکل نمبر 5 میں درج حقوق سے لطف اندوز ہونے خاص طور پر شناخت اور دستاویزات کی کمی کی وجہ سے ملازمت، معاشرتی تحفظ سے متعلق فوائد، صحت کی دیکھ بھال کی خدمات، تعلیم اور دیگر عوامی خدمات تک رسائی کے حقوق سے محدود کر دیا گیا ہے۔ کمیٹی پاکستان میں خانہ بدوشوں کی صورتحال پر ریاستی پارٹی کی جانب سے فراہم کردہ معلومات اور اعداد وشمار کی کمی پر افسوس کرتی ہے (آرٹیکل 2،1 اور 5)

36) روما کے خلاف امتیازی سلوک کے بارے میں عمومی سفارش نمبر 27 (2000) کو مدنظر رکھتے ہوئے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی خانہ بدوشوں کو شناختی دستاویزات فراہم کرنے کے مؤثر اقدامات کرے۔ کمیٹی ریاستی پارٹی سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی اگلی پیریاڈک رپورٹ میں ملک کے خانہ بدوشوں کے بارے میں معلومات بشمول متعلقہ شماریاتی اعداد و شمار شامل کرے۔

پناہ گزین

37) کمیٹی کئی دہائیوں سے شدید سلامتی اور دیگر چیلنجوں کے باوجود جنگ زدہ افغانستان سے تعلق رکھنے والے تیس لاکھ سے زائد مہاجرین کو پناہ دینے اور ان کی میزبانی کرنے پر ریاستی پارٹی کی انتہائی تعریف کرتی ہے تاہم کمیٹی کو ان مہاجرین کے خلاف بڑھتی ہوئی نفرت اور تشدد خصوصاً دسمبر 2014ء میں پشاور میں فوج کے زیر انتظام سکول پر حملے کے تناظر پر تشویش ہے اس امر پر بھی تشویش ہے کہ مہاجرین کی بڑی تعداد غیر رجسٹرڈ ہے جن کی سرکاری خدمات تک رسائی محدود ہے اور جن کی رہائش پناہ گزین کیمپوں اور غیر رسمی بستیوں میں مخدوش ہے مزید براں کمیٹی کو آئینی پالیسی فریم ورک کی عدم موجودگی پر بھی تشویش ہے جو پناہ گزینوں کے انتظام وانصرام اور رضا کارانہ واپسی کیلئے ضروری ہے۔

38) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی افغان مہاجرین کے ساتھ شدید نفرت وعداوت کو دور کرنے اور انہیں تشدد سے بچانے کیلئے مؤثر اقدامات کرے کمیٹی یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی مہاجرین کی جامع اندراج کروانے اور روزگار، صحت کی دیکھ بھال سے متعلقہ خدمات، تعلیم، پانی، صفائی ستھرائی اور دیگر عوامی خدمات تک رسائی کے حق کو یقینی بنانے کے لئے مؤثر اقدامات کرے۔ یہ مزید سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی مہاجرین کے قومی قانون کو اپنانے اور افغان شہریوں کی رضا کارانہ واپسی اور اُن کے انتظام سے متعلق ایک جامع پالیسی مرتب کرنے کے عمل کو تیز کرے۔ کمیٹی ریاستی پارٹی کو مہاجرین کی حیثیت (حالت) کا کنونشن برائے 1951ء اور اس کے پروٹوکول برائے 1967ء کی توثیق کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

انسانی حقوق کے محافظ

39) کمیٹی کو اقلیتوں کے حقوق کے لئے کام کرنے والے انسانی حقوق کے محافظوں، وکلاء اور صحافیوں کو دھمکیاں، اغواء اور قتل کے بڑھتے ہوئے واقعات اور اس طرح کے

معاملات کی تحقیقات اور مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کے لئے ریاستی پارٹی کی جانب سے محدود کارروائی پر تشویش ہے (آرٹیکل 5 اور 6)

40) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اس بات کو یقینی بنائے کہ انسانی حقوق کے محافظوں، وکلاء اور صحافیوں کو دھمکانے، اغواء اور قتل کے تمام رپورٹ شدہ واقعات کی فوری اور مکمل تحقیقات کی جائے اور ذمہ داران کو جوابدہ ٹھہرایا جائے۔ یہ بھی سفارش کی جاتی ہے کہ ریاستی پارٹی انسانی حقوق کے تحفظ اور فروغ کے لئے کام کرنے والوں کو محفوظ ماحول کی فراہمی کے لئے تمام ضروری اقدامات اٹھائے۔

ج) دیگر سفارشات

دیگر معاہدوں کی توثیق

41) تمام انسانی حقوق کی ناقابل تقسیم حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کمیٹی ریاستی پارٹی کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وہ انسانی حقوق کے اِن بین الاقوامی معاہدوں کی توثیق کرے جن کی اس نے اب تک توثیق نہیں کی ہے۔ بالخصوص ایسے معاہدے جن کا براہ راست تعلق برادریوں (کمیونٹی) سے ہو جنھیں نسلی امتیاز کا نشانہ بنایا جاسکتا ہے بشمول تمام نقل مکانی کرنے والے کارکنوں اور اُن کے اہل خانہ کے تحفظ کا کنونشن اور تمام افراد کا جبری لاپتہ ہونے سے تحفظ کا کنونشن۔

ڈربن اعلامیے اور عملی پروگرام کی پیروی

42) ڈربن نظرثانی کانفرنس کی پیروی کرتے ہوئے عمومی سفارش نمبر 33 (2009) کی روشنی میں کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ کنونشن پر اپنے قومی قوانین کے ترتیب کے لحاظ سے عمل درآمد کرتے ہوئے ریاستی پارٹی ڈربن اعلامیے اور عملی پروگرام کے زیر اثر ہو۔ جو ستمبر 2001ء میں بین الاقوامی کانفرنس برائے نسل پرستی، نسلی امتیاز، زینوفوبیا (نکل مکانی کرنے والوں سے نفرت کا اظہار) اور دیگر عدم برداشت کے خلاف منعقد ہوا ' ڈربن نظر ثانی کانفرنس 2009ء کے دستاویزات کے نتائج کو مدنظر رکھے۔ کمیٹی استدعا کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اپنی اگلی پیریاڈک رپورٹ میں عملی منصوبوں اور قومی سطح پر ڈربن اعلامیے اور عملی پروگرام کے نفاذ کے حوالے سے اٹھائے گئے اقدامات کے بارے میں مخصوص معلومات شامل کرے۔

افریقی نسل کے لوگوں کے لئے بین الاقوامی عشرہ/دہائی

43) جنرل اسمبلی کی قرارداد نمبر 68/37 کی روشنی میں جس میں جنرل اسمبلی نے 2015-2024 کو افریقی نسل کے لوگوں کے لئے بین الاقوامی عشرہ قرار دیا اور اسمبلی کی قرارداد نمبر 69/16 عشرہ پروگرام سرگرمیوں پر عمل درآمد کا اعلان کے حوالے سے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی مناسب اقدامات کا پروگرام اور پالیسی کو ترتیب دینے اور ان پر عمل درآمد کرے۔ کمیٹی استدعا کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اپنی قومی افریقی نسل کے لوگوں کے خلاف نسلی امتیاز کے بارے میں اپنی سفارش نمبر 34 (2011) کو مدنظر رکھتے ہوئے اس فریم ورک میں اختیار کئے گئے ٹھوس اقدامات کے بارے میں مفصل معلومات اگلی پیریاڈک رپورٹ سے پیش کردہ رپورٹ میں شامل کرے۔

سول سوسائٹی سے مشاورت

44) کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی، انسانی حقوق کے تحفظ کے شعبے میں کام کرنے والی سول سوسائٹی کی تنظیموں، خصوصاً نسلی امتیاز کا مقابلہ کرنے والی تنظیموں کے ساتھ مشاورت اور بات چیت کو اگلی پیریاڈک رپورٹ کی تیاری اور اختتامی جائزہ کی پیروی کے حوالے سے بڑھائیں۔

کنونشن کے آرٹیکل نمبر 8 میں ترمیم

45) کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی کنونشن کے آرٹیکل 8(6) میں ترمیم کی توثیق کرے جو 15 جنوری 1992ء میں منعقدہ ریاستوں کے چودھویں اجلاس میں اختیار کیا گیا تھا اور اس کی توثیق جنرل اسمبلی نے بذریعہ قرارداد نمبر 47/111 میں کی تھی۔

کنونشن کے آرٹیکل نمبر 14 کے تحت اعلامیہ

46) کمیٹی ریاستی پارٹی کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وہ اختیاری اعلامیہ اپنائے جو کنونشن کے آرٹیکل نمبر 14 کے تحت انفرادی رابطہ کاری حاصل کرنے اور توجہ دینے کی حیثیت کو تسلیم کرتی ہے۔

مشترکہ بنیادی دستاویز

47) کمیٹی ریاستی پارٹی کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وہ اپنی مشترکہ بنیادی دستاویز پیش کرے جو 1998ء کی تاریخ میں بین الاقوامی انسانی حقوق سے متعلقہ رپورٹنگ کے ہدایات سے ہم آہنگ ہے خصوصاً مشترکہ بنیادی دستاویزات پر جون 2006 (HRI/GEN/2/Rev.6, chap. I) میں منعقدہ انسانی حقوق کے اعلامیہ کی پانچویں کمیٹی کے اجلاس میں اختیار کیا گیا۔ جنرل اسمبلی کی قرارداد نمبر 68/268 کی روشنی میں کمیٹی ریاستی پارٹی سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس قسم کے دستاویزات کیلئے 42,400 الفاظ کی حدود کو مدنظر رکھے۔

موجودہ اختتامی جائزہ کی پیروی

48) کنونشن کے آرٹیکل نمبر 9(1) اور اس کے رول نمبر 65 کے قواعد وضوابط کے مطابق، کمیٹی ریاستی پارٹی سے درخواست کرتی ہے کہ موجودہ حتمی جائزہ کو اختیار کرنے کے ایک سال کے اندر، سفارشات پر عمل درآمد پیراگراف 14، 18 اور 28 کے مطابق معلومات فراہم کرے۔

خصوصی اہمیت کے پیراگراف

49) کمیٹی کی خواہش ہے کہ ریاستی پارٹی کی توجہ مندرجہ بالا پیراگراف نمبر 6، 12، 30 اور 32 میں شامل سفارشات کی خصوصی اہمیت ہے کی طرف مبذول کرنا چاہتی ہے اور ریاستی پارٹی سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی اگلی پیریاڈک رپورٹ میں ان سفارشات پر عمل درآمد کے لئے کئے گئے ٹھوس اقدامات کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کرے۔

معلومات کی تقسیم

50) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی کی رپورٹس جمع کراتے ہوئے یہ رپورٹ عوام الناس کو دستیاب اور اس تک آسانی کے ساتھ رسائی ہو اور ان رپورٹوں کے سلسلے میں کمیٹی کے اختتامی جائزہ سرکاری اور عام طور استعمال ہونے والی زبانوں میں عام کئے جائیں۔

پیرڈیاک رپورٹ کی تیاری

51) کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اپنی چوبیسواں تا چھبیس واں مشترکہ پیریاڈک رپورٹ 4 جنوری 2020 تک ایک ہی دستاویز میں اکہترویں اجلاس نمبر (CERD/C/2007/1) دیئے گئے ہدایات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اختتامی جائزہ میں اٹھائے گئے نکات کو اُن کے حل سمیت پیش کرے۔ جنرل اسمبلی کی قرارداد نمبر 68/268 کی روشنی میں کمیٹی ریاستی پارٹی سے پیریاڈک رپورٹوں کے 21200 الفاظ کی حدود پر مشتمل رپورٹ پر عمل درآمد کی تاکید کرتی ہے۔